مسجد سے باہر صفوں کے درمیان فاصلہ ہو تو نماز کا حکم؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہماری مسجد کا ایک ہال ہے، ایک چھوٹا سا صحن ہے اور اس کی چاردیواری بھی چھوٹی سی ہے، اس صحن کے اوپر ہم نے شیڈ لگایا ہوا ہے جو مسجد کی چاردیواری سے باہر بھی سایہ دیتا ہے، جمعہ والے دن چونکہ نمازی زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے ہم مسجد کی اس چاردیواری کے باہر بھی چاردیواری سے متصل صفیں بچھا دیتے ہیں جن میں کچھ صفیں تو شیڈ کے سایہ کے نیچے آتی ہیں مگر کچھ صفیں شیڈ سے باہر دھوپ میں بچھائی جاتی ہیں، جو نمازی آخر میں آتے ہیں جنہیں ہال، صحن اور مسجد کے باہر شیڈ کے سائے کے نیچے جگہ نہیں ملتی تو وہ دھوپ والی صفیں اٹھا کر تقریبا پانچ صفوں کے فاصلے کے بعد پیچھے موجود درختوں کے سایہ میں بچھا لیتے ہیں اور وہیں سے امام کی اقتدا کرتے ہیں جبکہ بیچ میں تقریبا پانچ صفوں کی جگہ دھوپ کی وجہ سے خالی رہتی ہے، انتظامیہ سے بات کی گئی ہے کہ جمعہ والے دن اس خالی رہنے والی جگہ پر بھی ترپال، ٹینٹ وغیرہ سے سایہ کا انتظام کر دیا جائے تو مسجد سے باہر بھی صفیں متصل رہیں گی، مگر انتظامیہ نے اس پر کوئی توجہ نہیں دی، اب سوال یہ ہے کہ جو نمازی پانچ صفوں کا فاصلہ چھوڑ کر درختوں کے نیچے نماز پڑھتے ہیں، کیا ان کی نماز ہو جاتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احناف کے نزدیک اقتداء کیلئے یہ شرط ہے کہ امام اور مقتدی کا مکان ایک ہو۔ مسجد و فنائے مسجد کے علاوہ خارج مسجد والی جگہ میں جب صفیں متصل نہ ہوں اور صفوں کے درمیان راستے یا نہر وغیرہ کا اتنا فاصلہ آجائے کہ اس میں سے بیل گاڑی گزر جائے گی تو اس سے فاصلے کے بعد بننے والی صفوں کا مکان الگ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں مکان الگ ہونے کی وجہ سے مقتدی کی اقتداء درست نہیں ہوتی۔ پوچھی گئی صورت میں بھی مسجد کی چاردیواری سے باہر جو صفیں چار دیواری سے متصل شیڈ کے سائے کے نیچے بنائی جاتی ہیں، ان صفوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز تو درست ہے کہ وہاں

تک صفیں متصل ہیں مگر جو صفیں، پانچ صفوں کا فاصلہ چھوڑ کر درختوں کے سائے کے نیچے بنائی جاتی ہیں، وہ صفیں متصل نہیں ہیں، کہ بیچ میں پانچ صفوں کا اتنا فاصلہ بن جاتا ہے کہ اس میں سے بیل گاڑی گزر جائے۔ لہذا مکان الگ ہوجانے کی وجہ سے ان صفوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز نہیں ہوگی۔

تنبیہ: پنجاب کے بہت سارے علاقوں میں گرمیوں میں شدید گرمی پڑتی ہے، ایسی گرمی میں دھوپ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا یقیناً آزمائش کا باعث ہے اس لئے انتظامیہ کو چاہیے کہ جمعہ والے دن دھوپ والی جگہ پر بھی ترپال یا ٹینٹ وغیرہ کا انتظام کرے، اگرچہ مسجد کے چندے سے ہی کیا جائے کہ مسجد کا عمومی چندہ نمازیوں کی ضرورت والے کام میں لگایا جاسکتا ہے اور مسجدوں کی صفیں، مسجد کے نمازیوں کے لئے مسجد سے باہر ایسے مواقع پر بچھانا ہر جگہ رائج ہے۔ اگر مسجد کے چندے میں گنجائش نہ ہو یا ویسے ہی انتظامیہ توجہ نہیں دیتی تو پھر بعد میں آنے والے نمازیوں پر لازم ہوگا کہ وہ صفیں پیچھے ہرگز نہ لے جائیں بلکہ جمعہ کی نماز شہر کی کسی اور مسجد میں جا کر پڑھیں۔

امام و مقتدی کے درمیان راستہ، اقتداء میں خلل ڈالتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبد الرزاق میں ہے: "و اللفظ للآخر" عن عمر بن الخطاب أنه قال في الرجل يصلي بصلاة الامام قال: اذا كان بينهما نهر أو طريق أو جدار فلا يأتم به" ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ انہوں نے امام کی اقتداء کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ جب امام و مقتدی کے درمیان نہر یا راستہ یا دیوار ہو تو مقتدی اقتداء نہ کرے۔ (المصنف لعبد الرزاق، جلد 3، صفحہ 81، مطبوعہ کراچی)

اقتدا کی شرط یہ ہے کہ امام و مقتدی کا مکان ایک ہو۔ بدائع الصنائع میں ہے: "ومنها اتحاد مكان الامام والمأموم، و لأن الاقتداء يقتضي التبعية في الصلاة، والمكان من لوازم الصلاة فيقتضي التبعية في المكان ضرورة، وعند اختلاف المكان تنعدم التبعية في المكان فتنعدم التبعية في الصلاة لانعدام لازمها۔۔۔۔۔وأصله ما روى عن عمر رضي الله عنه موقوفا عليه ومرفوعا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: من كان بينه وبين الامام نهر أو طريق أو صف من النساء فلا صلاة له" ترجمہ: اقتداء کی شرائط میں سے ہے کہ امام اور مقتدی کا مکان ایک ہو، کیونکہ اقتداء اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ مقتدی نماز میں، امام کے تابع ہو کر رہے اور مکان، نماز کے لوازمات میں سے ہی ہے تو اب اس بات کا بھی تقاضا ہوگا کہ مقتدی مکان میں بھی ضرور امام کے تابع ہو کر رہے، جب مکان الگ الگ ہوجائیں تو تابع ہونا ختم ہوجاتا ہے، جب مکان میں تابع ہونا ختم ہوگیا تو اب نماز میں بھی تبعیت ختم ہوجائے گی کیونکہ نماز

کے لوازمات میں تبعیت نہ رہی۔۔۔۔۔ اس کی اصل وہ حدیث ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفا اور مرفوعا دونوں طرح سے مروی ہے کہ فرمایا: جس مقتدی اور اس کے امام کے درمیان نہر یا راستہ یا عورتوں کی صف ہو، اس مقتدی کی نماز نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع جلد 1، صفحہ 628، مطبوعہ بیروت)

خارج مسجد میں صفوں میں اتصال نہ ہو تو اقتدا درست نہیں ہوتی اور نماز نہیں ہوتی۔ اسی بدائع الصنائع میں ہے: "ولو اقتدى خارج المسجد بامام فی المسجد، ان کانت الصفوف متصلة جاز والا فلا۔" ترجمہ: اگر مسجد کے امام کی خارج مسجد میں اقتداء کی تو اگر صفیں متصل ہوں تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، جلد 1، صفحہ 630، مطبوعہ بیروت)

فتح القدیر میں ہے: "وإذا قاموا مع الامام علی الطريق صفوفا وصف بينه وبين الذی قدامه قدر العجلة فسدت عليه وعلی جميع من خلفه" ترجمہ: اگر امام کے ساتھ مقتدی راستے میں صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے اور ایک صف ایسی ہے کہ اس کے اور اس سے آگے والوں کے درمیان اتنی مقدار خالی ہے جس میں سے بیل گاڑی گزر سکے تو اس صف والوں کی نماز اور اس صف سے پیچھے جتنے بھی ہیں، سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (فتح القدیر، جلد 1، صفحہ 393، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "امام و مقتدی کے درمیان اتنا چوڑا راستہ ہو جس میں بیل گاڑی جا سکے، تو اقتدا نہیں ہو سکتی۔ یوں ہی اگر بیچ میں نہر ہو جس میں کشتی یا بجرا چل سکے تو اقتدا صحیح نہیں، اگرچہ وہ نہر بیچ مسجد میں ہو اور اگر بہت تنگ نہر ہو جس میں بجرا بھی نہ تیر سکے، تو اقتدا صحیح ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 563، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

نمازیوں کی ضرورت والے کام میں مسجد کی آمدنی استعمال ہو سکتی ہے۔ حبیب الفتاوی میں ہے: "ضروریات مسجد کا لفظ بہت عام ہے، اس میں شعائرِ وقف اور عمارتِ وقف اور مصالحِ مسجد جو اقوالِ فقہاء میں آئے ہیں، سب داخل ہیں۔ بلفظِ دیگر اس میں مسجد کی تعمیر و مرمت اور مسجد کے تحفظ و بقاء اور اس کی آبادی و **نمازیوں اور عبادت کرنے والوں اور ذکر و تلاوت کرنے والوں کیلئے جو جو چیز ضروری ہو، اس پر جائداد موقوفہ کی آمدنی خرچ کی جا سکتی ہے۔**" (حبیب الفتاوی، جلد 3، صفحہ 210، مطبوعہ لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: OKR-0018

تاریخ اجراء: 26 ذو الحجۃ الحرام 1446ھ/23 جون 2025ء